جہانِ تازہ

ف ۔ ر ۔ ی

ہیرا پھیریاں

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں مختلف لوگوں کو کئی قسم کی خوبیوں سے نوازا ہے۔ان خوبیوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہے ''عقل''۔اس نعمت سے صرف انسان کو بہرہ ور فرمایا۔ اب کچھ انسان تو اس نعمت کا استعمال کرتے ہوئے نا صرف کہ اپنی دنیاو آخرت کو سنوارتے ہیں۔ بلکہ دوسروں کے لیے بھی بہتری کا سبب بنتے ہیں۔حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ عقلمند ہیں۔مگر کچھ لوگ اپنی عقل، سمجھ بوجھ اور فہم وفراست کا غلط استعمال کرتے ہیں اور اس سے وہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو بے وقوف بنا کر ہم کامیابی کی منزل کو حاصل کر سکتے ہیں حالانکہ ایسا ہوتا نہیں بعض ضرورت سے زیادہ ''سیانے'' لوگ اس طرح نا صرف کہ اپنی آخرت کی بربادی کا سامان مہیا کر لیتے ہیں بلکہ دنیا میں بھی وہ دوسروں کے سامنے ایک مضحکہ بن جاتے ہیں کیونکہ گرد و پیش کے لوگ ان کی چالاکیوں یا چالوں سے واقف ہو چکے ہوتے ہیں۔لیکن وہ اپنی انہی چالبازیوں کو کامیابی کا زینہ سمجھ لیتے ہیں۔باوجود علم ہونے کے صحیح بات نہیں بتاتے اگر وہ کوئی افسر ٹائپ ہے تو پروگرام سے متعلق اپنے ماتحتوں یا متعلقہ لوگوں کو نہیں بتاتے کہ کہیں وہ اس پروگرام کی ترتیب سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ایسی کچھ صورت حال گذشتہ دنوں ریلوے اسٹیشن فیصل آباد پر دیکھنے میں آئی۔ایک مہمان کو الوداع کہنے کے لیے اسٹیشن جانے کا اتفاق ہوا۔ ملت ایکسپریس پر بکنگ تھی اور ٹکٹ پر ساڑھے چار بجے کا وقت لکھا ہوا تھا۔اپنی ساری مصروفیات کو ترک کر کے بھاگم بھاگ سوا چار بجے اسٹیشن پہنچے تو پلیٹ فارم پر بوگیاں تیار کھڑی تھیں۔ بہت خوشی ہوئی کہ ٹرین اس حکومت کے دور میں وقت پر روانہ ہو جائیگی۔لیکن ریلوے افسران، اسٹیشن ماسٹر اور دیگر عملے کو معلوم ہے کہ رات آٹھ بجے لاہور سے کراچی جانے والی نائٹ کوچ آئیگی تو ملت ایکسپریس کی بوگیوں کو اس کے ساتھ منسلک کرنا ہے لیکن کسی کو بتانے کے لیے تیار نہیں اس سے بڑی فریب کاری، دھوکہ دہی اور انسانیت دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ٹرین تو آٹھ بجے روانہ ہو گی لیکن آپ ٹکٹ پر وقت ساڑھے چار بجے کا لکھ رہے ہیں اگر ٹکٹ پر وقت آٹھ بجے کا لکھ دیا جاتا تو کم از کم وہ لوگ جو چار گھنٹے سے زائد وقت اسٹیشن پر اذیت میں

گزار رہے ہیں وہ اس پریشانی سے بچ جاتے کیونکہ ریلوے اسٹیشن پر لائٹ نہیں تھی تین دن سے واپڈا نے بل کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کنکشن کاٹا ہوا تھا جس کے سبب نہ پانی تھا اور نہ ہی روشنی۔اب تصور کیا جاسکتا ہے کہ اس وقت دور دراز سے آنے والے مسافروں کی کیا حالت ہوگی۔اس پر بھی مستزاد یہ کہ کوئی صحیح بات بتانے کے لیے تیار نہیں کبھی پانچ بجے کا وقت بتادیا کبھی چھ بجے اور کبھی سات وغیرہ اور پھر مسافروں کی بے بسی کا مذاق اس طرح بھی اڑاتے ہیں کہ تقریباً ہر گھنٹے بعد ان بوگیوں کو ایک لائن سے ہٹا کر دوسری لائن پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔اس سے مسافر سمجھتے ہیں کہ اب ٹرین روانہ ہونے لگی ہے اس صورتحال میں لاہور سے کراچی جانے کے لیے کراچی ایکسپریس آجاتی ہے جو کہ پرائیویٹ کی جاچکی ہے اس کی خوبصورت بوگیاں' بہترین لائٹ اور وقت کی پابندی اور پھر کرایہ بھی کم' لیکن ملت ایکسپریس کے روانہ ہونے کے پھر بھی دور دور تک آثار نہیں ہیں اور یہ سارا کھیل صرف اس بدنیتی پر مبنی ہے کہ اس پرائیویٹ ٹرین کو کامیاب بنایا جائے اور سرکاری ریلوے کو ناکام کیا جائے۔اب کون بے وقوف ہے جو کرایہ بھی زیادہ دے' سفر ایسی بوگیوں میں کرے جن میں نہ پانی ہے نہ روشنی اور وقت کا ضیاع بھی۔ وہ تو کوشش کریگا کہ پرائیویٹ گاڑی کے ذریعہ ہی سفر کرلیا جائے۔اور یاد رکھیے کہ یہ ٹرین بہت احتجاج کے بعد رات ساڑھے دس بجے روانہ کی گئی۔اب ذرا غور کیجیے کیا یہ افسران بالا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے عہدے اور اختیار کی آڑ میں اگر کسی کو اس کے جائز حق سے محروم کردیں گے اور پھر اسے ذہنی اذیت دیں گے تو کیا کوئی ہمیں پوچھنے والا نہیں؟ شاید یہ مجبور و بے کس لاچار اس دنیا میں تمہاری اس فرعونیت کو چیلنج نہ کرسکیں لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے جس میں ایک عدالت ایسی بھی ہوگی جہاں انصاف ہوگا۔مظلوموں کو ان کا حق دلایا جائیگا۔وہاں کوئی افسری' عہدہ' اختیارات اور یہ ہیرا پھیریاں کچھ کام نہ آسکیں گی۔کیا کبھی سوچا ہے کسی اسٹیشن ماسٹر سے لے کر منسٹر ریلوے تک کسی ظالم و جابر افسر و حکمران نے کہ اس وقت پھر تم ان مظلوموں کے ہاتھوں سے اپنے گریبان کیسے چھڑا سکو گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''پھر کیا حال ہوگا جب ہم انہیں اس دن کے لیے جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور ہر جان کو پورا دیا جائے گا جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا'' (سورہ آل عمران آیت نمبر 25)

عزیز قارئین! جب حکمران اور بڑے لوگ ایسی ہیرا پھیریاں کریں گے تو ان کے ماتحت ایسا کیوں نہیں کریں گے؟ ابھی حال ہی میں دیکھیے لاہور میں میٹرو بس سروس کا بڑا شور ہے اس پر تہنیتی

اشتہارات شائع کیے جارہے ہیں اور مرکز سے لیکر یونین کونسل سطح تک کے بھنورے مبارکبادیوں کی قوالی گارہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میاں شہباز شریف نے واقعی یہ سرمایہ اور پیسہ ضائع کیا ہے اس کا قوم کو کوئی فائدہ نہیں۔ یاد رکھیے قومی فائدہ وہ ہوتا ہے جس سے لوگ اجتماعی طور پر فائدہ اٹھائیں جس کی بڑی مثال موٹروے ہے اس پر ہر آدمی سفر کر سکتا ہے یہ تو ہو گیا قومی فائدہ لیکن میٹرو بس کے روڈ پر صرف اور صرف میٹرو بس ہی چل سکتی ہے اس سڑک پر کوئی کار ایمبولینس اور موٹر سائیکل وغیرہ نہیں چل سکتی اب آپ غور کریں کہ اس روڈ پر کتنے ہسپتال ہیں اگر کسی مریض کو وہاں پہنچانا ہو تو وہ اس ٹریک کو استعمال نہیں کر سکتا' اب وہ تو پہلے سے بھی زیادہ رش میں پھنس کر رہ جائیگا بس یہی ایک فرق ہے کہ حکومت پنجاب یہ تاثر دینے کی کوشش میں ہے کہ جس طرح موٹروے کی وجہ سے جی ٹی روڈ کے رش سے بچ کر جلدی سفر کیا جا سکتا ہے اسی طرح یہ سڑک بننے سے بھی فاصلہ کم ہو گیا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے ہاں البتہ یہ کہا جا سکتا ہے چھوٹے میاں نے لاہوریوں کو ایک بہترین تفریح مہیا کر دی ہے کہ جو چڑیا گھر کے جانور وغیرہ دیکھ کر اکتا چکے تھے وہ چند دن تک اس تفریح کا لطف اٹھالیں۔ بڑے لوگ جو بھی فیصلہ کریں گے وہ صرف اپنا مفاد سمجھ کر ہی کریں عوام بے شک پہلے سے زیادہ پریشان ہو جائیں مثلاً آپ پٹرولیم کی قیمتوں کو ہی دیکھ لیں اگر تیل کا ریٹ بڑھے گا تو پٹرول پمپ مالکان فائدہ اٹھائیں گے اگر قیمت کم ہو گی تو ٹرانسپورٹر کو فائدہ پہنچے گا غریب عوام تو وہی کرایہ دینے پر مجبور ہونگے۔ پھر اس بس میں سفر کرنے کے لیے جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس سے تو عام شہری بھی سفر نہیں کر سکے گا۔ بلکہ بابو ٹائپ لوگ ہی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو ظلم کی حد تک زیادہ ہیں مگر کوئی افسر حکمران اس کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی از خود نوٹس لیتا ہے اگر قوم کو فائدہ پہنچانا مقصود تھا تو توانائی کا کوئی پلانٹ لگایا جاتا کہ صوبہ بھر کے امیر و غریب لوگ یکساں فائدہ اٹھاتے اور لوڈ شیڈنگ کے عذاب سے نجات پاتے۔ خیر میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میں تو عزیز قارئین کی توجہ اس ہیرا پھیری کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو جناب نے قوم سے کرنے کی کوشش کی ہے ایک تنظیم ''ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل'' سے معاہدہ کیا ہے کہ اس منصوبے کی شفافیت کے متعلق قوم کو آگاہ کریگی۔ سبحان اللہ۔ جو تنظیم آپ سے معاوضہ لے گی وہ اس منصوبے کی شفافیت نہیں بتائے گی تو کیا اسے بے روزگار ہونے اور ڈالر کھوٹے کرنے کا شوق ہے؟ اس منصوبے کی شفافیت جاننا ہے تو اس راستے میں آنے والی وہ زمینیں اور بلڈنگیں کہ جن کے مالکان بے روزگار ہوئے یا جائز معاوضے سے بھی محروم ہوئے ان سے پوچھنا چاہیے زیادہ نہیں تو صرف قرآن و حدیث اور

دینی کتب کی اشاعت کے عالمی ادارے "دارالسلام" کے ذمہ داران سے ہی معلوم کرلیں کہ اس منصوبے کی حیثیت کیا ہے کہ جس ادارے کو نقصان پہنچانے کی شہباز شریف نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور شاید اس میں کچھ مذہبی تعصب بھی شامل ہے۔ میاں صاحب! ایسے معاہدے اور تنخواہ دار تنظیمی ارکان کی رپورٹ ہیرا پھیری کی کوشش تو ہوسکتی ہے مگر قوم کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکی جاسکتی۔ اس معاہدے کی خبر پڑھ کر مجھے ایک اکاؤنٹینٹ آفیسر یاد آیا جو ایک ادارے کی اکاؤنٹنگ کرتا ہے اور تنخواہ لیتا ہے 2500 روپے۔ اس کے ہاتھ ایک مشکوک بل آیا تو اس نے ذمہ داران کو دکھایا تو انہوں نے کہا جی ٹھیک ہے آج کے بعد آپ کی تنخواہ 4000/ ہے بتایئے میاں صاحب کا معاہدہ بھی تو اسی طرح کا نہیں ہوگا کہ آپ سب اچھا کی رپورٹ دے دیں۔ معاوضہ آپ کی مرضی کے مطابق۔ **لا حول و لا قوۃ الا باللہ**

عزیز قارئین! یہ تو ہیرا پھیریاں تھیں حکمرانوں اور افسران و سرکاری محکموں کی لیکن افسوس کہ یہ بیماری تو مذہبی حلقوں میں بھی پھیل رہی ہے ابھی چند روز پہلے خود ساختہ شیخ الاسلام طاہر القادری کے مبینہ دربار و مزار کی تصویر اور خبر شائع ہوئی کہ یہ حضرت کے لیے زندگی میں ہی ان کا مقبرہ تیار کیا جارہا ہے اور اس کا نام رکھا گیا ہے "گوشہ درود" اس میں مختلف ممالک سے مہنگی ترین ٹائلیں اور دیگر میٹریل لاکر استعمال کیا گیا ہے خبر کے مطابق کچھ لوگ اس ہال میں روزے کی حالت میں درود شریف کا وظیفہ پڑھتے ہیں شاید وہ لوگ سمجھتے ہیں لوگوں کے چندے اور کرپشن سے جو حضرت کی قبر اور مزار تیار ہوگا اس میں درود شریف کا وظیفہ کرنے سے وہ گناہ دھل جائے گا اور اس میں مدفون شخص کے لیے بخشش لازمی ہوگی حالانکہ بخشش کے لیے عقیدے کی درستگی اور اعمال صالحہ انتہائی ضروری ہیں لیکن اس ہیرا پھیری کے ساتھ ساتھ "کہ تیار مزار ہو رہا ہے نام اس کا گوشہ درود رکھا ہے"

اس میں کرپشن بھی جی بھر کر کی ہے۔ حضرت نے ان ٹائلوں پر جو مزار کے لیے استعمال ہوئی ہیں پر نقش و نگار کے لیے اپنے بہت قریبی عزیز کو ذمہ داری سونپی اور اس نے اسکا بل 60 لاکھ صرف ٹائلوں پر نقش و نگاری کا وصول کیا ہے اس میں خرچہ کتنا ہے ادائیگی کتنی ہوئی اور کرپشن کا حصہ کیا ہے۔ اس کی تفصیل کسی دوسری نشست کے لیے رکھ چھوڑتے ہیں۔

لیکن آپ غور کریں کہ صرف ٹائلوں کی نقش و نگاری میں کرپشن لاکھوں میں ہے تو اگر ایسے کسی "ڈرن مولوی" کو پورا ادارہ بنانے کی ذمہ داری سونپ دی جائے تو پھر آپ سوچ سکتے ہیں وہاں کرپشن کا تناسب کیا ہوگا۔ آپ خود ہی سوچتے رہیں۔ میں تو بتانے سے رہا۔

جس سے ہمارا امن وسکون غارت ہو جائے گا۔ تو اللہ رب العزت نے یہ جواب دیا کہ اے اہل مکہ تمہارا اسلام قبول نہ کرنے کا یہ عذر غیر معقول ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں یہ رہتے ہیں' امن والا بنایا ہے۔ جب یہ شہران کے کفر وشرک کی حالت میں امن وامان کی جگہ ہے تو کیا اسلام قبول کر لینے کے بعد وہ امن کی جگہ نہیں رہے گا؟ مزید فرمایا یہ تو وہ پُر امن شہر ہے جہاں امن کے ساتھ ساتھ رزق کی فراوانی بھی ہے اور ہر قسم کے پھل وفروٹ کی کثرت ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہے۔ علاوہ ازیں اللہ رب العزت نے اہل مکہ کے لیے بطور احسان ذکر فرمایا (**اولم یروانا جعلنا حرما آمنا و یتخطف الناس من حولھم افبالباطل یؤمنون وبنعمة الله یکفرون**) العنکبوت؛67)'' کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا ہے حالانکہ ان کے ارد گرد سے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ کیا یہ باطل پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔

مکہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے جس اطمینان اور امن اور رزق کی فراوانی کی دولت سے نوازا تھا' اس کا تقاضا یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہدایت وراہنمائی کے لیے مبعوث فرمایا تو ان پر ایمان لاتے اور ان کے پیغام کو قبول کرتے۔ لیکن انہوں نے دیگر نعمتوں کی ناشکری کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی نعمت بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناشکری کی۔ جیسا کہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سورۃ النحل کی مذکورہ آیت (**ضرب الله مثلا قریة**) کی تفسیر میں فرماتے ہیں (**فکفرت بانعم الله ای جحدت آلاء الله واعظمھا بعثة محمد ﷺ**) یعنی اہل مکہ نے جہاں دیگر بہت سی اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا اور ناشکری کی اور کفران نعمت کا ارتکاب کیا۔ وہاں سب سے بڑی نعمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت جیسی عظیم الشان نعمت کا بھی انکار کیا اور ناشکری کی۔

اس کفران نعمت اور ناشکری کی سزا اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو یہ دی۔ امن وامان کی جگہ خوف و ہراس اور رزق کی فراوانی کی جگہ بھوک اور قحط کا عذاب مسلط کر دیا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر اور دیگر مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں بددعا فرمائی کہ اے اللہ! ان پر اس طرح قحط سالی مسلط کر دے جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر میں ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل مکہ مردار جانور' ہڈیاں اور درختوں کے پتے اور خشک چمڑے چبا کر گزارا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پھر مکہ کے سردار ابوسفیان وغیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ تو صلہ رحمی اور عفو ودرگزر

کی تعلیم دیتے ہیں، یہ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ قحط ہم سے دور ہو جائے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔

قارئین کرام! آیئے سوچئے کیا ہم پوری قوم (من حیث القوم) کفران نعمت کا ارتکاب تو نہیں کر رہے۔ یقیناً ہم کر رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ہمیں وطن عزیز کا خطہ لاکھوں قربانیوں کے بعد عطا فرمایا۔ پاکستان کے بنانے والوں نے نعرہ لگایا۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔ اور ہم نے یہ وعدہ کیا کہ اسلام کو اس ملک میں نافذ کریں گے۔ لیکن ہمارے حکمران اور عوام اور پوری قوم اس عہد و پیان کو بھول گئی اور آج جو ہمارے پاس اللہ کی عظیم الشان نعمت دین اسلام قرآن وسنت کی صورت میں موجود ہے، اس کی عملی طور پر ناشکری اور کفران نعمت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کے سکون کو غارت کر دیا اور پورا معاشرہ جرائم کی آگ میں جل رہا ہے۔ امن وامان کی جگہ بدامنی اور بدنظمی، قتل و غارت، دہشت گردی اور عزت و ناموس کا پامال ہونا اور کثرت سے بم دھماکوں کی وجہ سے علماء کرام کا قتل ہونا۔ غربت وافلاس کا دن بدن بڑھنا، یہ سب کچھ اسلام کی بغاوت و سرکشی اور انسانوں کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے عظیم الشان احسانات وانعامات کا شکر ادا کرنے کی توفیق سے نوازے اور کفران نعمت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

بقیہ ترجمۃ الحدیث

ظالمانہ ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ثابت ہے۔ کسی کو قتل کیا ہے، کسی کا مال کھایا ہے، کسی پر ناحق تہمت لگا کر اس کو معاشرہ میں بدنام کر دیا، کسی کو گولی دی اور کسی پر ناحق تشدد کیا تو قیامت کے دن ایسے انسان کی تمام نیکیاں لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اگر پھر بھی حق کی تلافی نہ ہوئی تو پھر مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیئے جائیں گے۔ اب اس ظالم کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی، جس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو سکے۔ بلکہ گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر ہوگا، جس کی بناء پر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مفلس انسان وہ ہوگا جس کے پاس قیامت کے دن کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی۔ جس کی وجہ سے وہ جنت میں جانے کا مستحق ہو۔ لہٰذا ہمیں دنیا میں ہی اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق اور ان کے معاملات درست رکھنے چاہئیے۔ تاکہ ہماری نیکیاں محفوظ رہ سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حقوق اور اپنے بندوں کے حقوق صحیح طریقے پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)